روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 49 | بدھ 25 شوال - 1417ھ 5 امان 1376ھش 5 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب ایمان کا سب ہم و غم خدا کے واسطے ہوتا ہے

زبانی دعوے تو خواہ آسمان تک پہنچ جاویں جب تک عملی طور پر کر کے نہ دکھاؤ گے کچھ نہیں بنے گا۔ (صاحب ایمان) آدمی کا سب ہم و غم خدا تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے نہیں ہوتا۔ اور وہ دنیاوی کاموں کو کچھ خوشی سے نہیں کرتا بلکہ اداس سا رہتا ہے۔ اور یہی نجات کا طریق ہے۔ اور وہ جو دنیا کے پھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کے ہم و غم سب دنیا کے لئے ہوتے ہیں ان کی نسبت تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ہم قیامت کو ان کا ذرہ بھر بھی قدر نہیں کریں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزون ہے۔ جب ڈاڑھی نکل آئی' تب ضَرَبَ یَضرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہو گا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں' لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے غرض یہ ایک طویل امر ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتدا سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 44)

اللہ کے فرمانبردار بندے اپنے عہد سے کبھی غافل نہیں ہوتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔

ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہو گا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی۔ یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو بھڑکاتا ہے اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرات کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالہ کیوں نکلتا ہے اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے اس لئے سوداگر کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں کہ افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل نہ کرے جو قانون عام نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

(از خطبہ 8 جون 1923ء)

دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں دے رہی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ القیوم شاہدہ صاحبہ آف دار العلوم غربی ربوہ اہلیہ محترم مولانا عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ (وفات یافتہ) مورخہ 28- فروری 1997ء کی رات بعمر 60 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ اور مکرم حافظ عبد الحلیم صاحب مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ' وقف جدید) کی والدہ تھیں۔ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید محمود احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

○ مکرم ڈاکٹر سید مصدق احمد شاہ صاحب دار العلوم غربی ربوہ مورخہ 97-2-17 ساحل ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ میت کو دار الضیافت میں رکھا گیا۔ مورخہ 97-2-19 کو بعد فجر دار الضیافت میں مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے جنازہ دوبارہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد مکرم سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ شمیم فرحت فیروز کپور تھلوی اہلیہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سویڈن پر 28 فروری کی صبح کو سٹروک کا حملہ ہوا۔ برین ہیمرج کے نتیجہ میں دایاں بازو اور ٹانگ شل ہو گئے زبان بند ہو گئی اور غشی طاری ہو گئی ہے۔ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی مقبول پیپر مارٹ لاہور کے صاحبزادگان مکرم ملک مبشر احمد صاحب ستکوہی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب ستکوہی کو بیٹوں سے نوازا ہے جن کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ نے نیر احمد مبشر اور مصطفیٰ احمد رکھے ہیں۔ عزیز نیر احمد مبشر وقف نو میں شامل ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی کی اس تیسری نسل کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

5- امان 1376 ہش   5 - مارچ 1997ء

انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے کلام الٰہی میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور کلام الٰہی میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے۔ اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم وفنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"عقل سے بھی کام لینا چاہئے کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے۔ کوئی آدمی بھی خلاف عقل باتوں کے ماننے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی احکام دینیہ کی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔ اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کر بھی نہ سکے۔ اور نہ شرائع واحکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت وبلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستانی طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بے ہودہ ضعیف انسان اور کہاں ان حکموں پر عمل در آمد کا شمار۔ خدا تعالیٰ اس سے برتر وپاک ہے کہ لغو فعل کرے۔"

ان دونوں ارشادات میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے عقل سے کام لینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ جو کچھ اس نے کرنا ہے وہ اس کے متعلق سوچے تدبر کرے اور عقل سے کام لیتا ہوا فیصلہ کرے کہ اسے وہ کام کرنا چاہئے یا نہیں اور کرنا چاہئے تو کس طرح کرنا چاہئے۔ یہ تو ضروری نہیں کہ ہر شخص کی عقل ایک ہی نتیجہ تک انسان کو پہنچادے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل سے مکلف کیا ہے اس لئے ہر شخص سوچنے، تدبر کرنے اور عقل سے کام لینے کے بعد جو کچھ کرتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ پیدا کرتا ہے اور اسے جزا دیتا ہے۔ اگر انسان سوچے ہی نہ بلا سوچے سمجھے کام کرتا چلا جائے تو اس بات کا امکان تو ہے کہ کچھ نہ کچھ کام اس کے ٹھیک بھی ہوتے جائیں گے لیکن سارے کام ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ اسے بھی تسلی نہیں ہو سکتی اور دوسرے بھی اس بات سے مطمئن نہیں ہوں گے کہ وہ ٹھیک طور پر کام کر رہا ہے۔

جہاں تک عقل سے کام لینے کا تعلق ہے انسانوں اور حیوانوں میں سب سے بڑا فرق تو یہی ہے جس طرح انسان عقل سے کام لے سکتا ہے اس طرح حیوان یقیناً عقل سے کام نہیں لے سکتے۔ کسی حد تک تو انہیں بھی سوچ کی قوت دی گئی ہے۔ آخر جب وہ کھانے لگتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا کھائیں اور کیا نہ کھائیں۔ اور جب کسی ایک طرف کو چل پڑتے ہیں۔ تب بھی ان کی سوچ کسی نہ کسی طرح اور کسی نہ کسی حد تک ان کا ساتھ دیتی ہے۔ وہ پیار کو بھی سمجھتے ہیں اور ڈر کو بھی۔ وہ مانوس ہونا بھی جانتے ہیں اور بعض اوقات مخالفت پر بھی اتر آتے ہیں۔ یہ سب کچھ کسی نہ کسی حد تک سوچ کی طاقت کے حاصل ہونے کا نتیجہ ہے لیکن وہ اس طرح باتوں میں موازنہ اور مقابلہ نہیں کر سکتے جس طرح انسان اپنی عقل سے کام لیتا ہوا کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ انسان عقل سے کام لے جب اسے عقل دی گئی ہے تو اس کا استعمال کرے۔ اور عقل کا استعمال کرتے ہوئے کسی وقت وہ غلط کام بھی کرے گا تو یقیناً سوچنے اور سمجھنے پر یہ بات آسانی سے معلوم کرلے گا کہ آئندہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

بہر حال عقل سے کام لینا انسان کا فرض ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر انسان عقل سے کام لے تو اپنے قویٰ کو بہتر طریق پر استعمال کر سکتا ہے۔ اور اس میں حوصلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ عقل سے اس نے بات کو پرکھ لیا ہے اور جس طرح اس بات کو درست سمجھا ہے اسی طرح اس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سب سے بڑی بات اور سب سے اہم بات عقل کے متعلق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی قانون ایسا نہیں جو عقل کے خلاف ہو۔ اور کوئی بات ایسی نہیں جو عقل کو رد کرتی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کے لئے بھی عقل ہی کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور جب ایک دفعہ انسان کی عقل اس بات تک پہنچ جاتی ہے کہ یہ بات درست ہے اس کے لئے مفید ہے یہ واقعی خدا تعالیٰ کا حکم ہے تو پھر اس سے ٹلنے کی اسے ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہ ویسے ہی کرتا ہے اور فائدہ اٹھاتا ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم دینی امور میں بھی اور دنیوی امور میں بھی اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے صحیح راستے اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ یہی کچھ ہم سے خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور یہی کچھ ہماری کامیابی کا ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ جو عقل اس نے ہمیں عطا کی ہے ہم اس سے پوری طرح کام لے سکیں۔

اسی سلسلے میں ہم یہ بات بھی کہنا چاہیں گے کہ جہاں تک عقل کے استعمال کا تعلق ہے یہ بھی ایک عادت ڈالنے والی بات ہے کہ ہمیشہ انسان سنجیدہ بات کرے اور عقل کے مطابق کرے اور ایسا کرنے کے لئے یہ عادت بچپن ہی سے ڈالنی چاہئے۔ ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ بچے جو باتیں کرتے ہیں ان میں سے کچھ اچھی باتیں اور کچھ بری باتیں ہوتی ہیں۔ کچھ عقل کی باتیں اور کچھ بے وقوفی کی باتیں۔ اگر اسی وقت سے ہم ان کی راہنمائی کریں۔ اور انہیں بتاتے رہیں کہ انہیں کس قسم کی بات کہنی ہے اور کس قسم کی بات نہیں کہنی۔ اور کس بات کو عقل کے ساتھ متعلق کیا جا سکتا ہے تو یقیناً انہیں اس بات کی عادت پڑ جائے گی۔ کہ وہ زندگی میں ہمیشہ سنجیدگی سے کام لیں گے اور سنجیدگی سے کام لینے کے لئے ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کریں گے۔

پس عقل کا استعمال بھی از خود نہیں آجاتا۔ سکھانے کی ضرورت ہے اور بچپن ہی سے سکھانے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایسی باتیں جو عقل کے مطابق ہیں وہ بار بار بچوں کو بتائیں اور انہیں عقل کی اہمیت بھی بتائیں تو یقیناً وہ باتیں جو انہیں نہیں کہنی چاہئیں انہیں وہ عقل کے خلاف سمجھتے ہوئے ہرگز نہیں کہیں گے اور ان کی زندگی صحیح راستے پر پڑنی شروع ہو جائے گی۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ عقل سے کام لینے کے لئے ہم بچپن ہی سے اپنے بچوں کو اس بات کی طرف متوجہ کریں اور پھر یہ دیکھیں کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہیں جو سنجیدگی سے گری ہوئی ہو اور جو عقل کے خلاف ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے بچوں کو سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم عقل سے کام لیتے ہوئے اپنی راہیں متعین کریں۔

کام کام اور اس سے بڑھ کر کام
ایسے جینے کو میرے دل کا سلام
ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھیں کیوں
وقت کی اپنے ہاتھ میں ہو لگام

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

بابرکت ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی پاکیزہ مجالس حسب پروگرام جاری ہیں اور ساری دنیا میں حقائق و معارف کلام الٰہی کی اشاعت کا یہ مبارک سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مقبول ہے اور دنیا بھر کے لاکھوں احمدی اس روحانی چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اس مختصر کالم میں ان تمام علوم و معارف کا خلاصہ پیش کرنا بھی ممکن نہیں۔ یوں بھی اصل لطف اس درس کو براہ راست سننے اور دیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی وجہ سے کوئی درس نہیں سن سکے تو آپ اس روز کی کیسٹ اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری یا شعبہ آڈیو ویڈیو یو کے سے معین تاریخ کا حوالہ دے کر مطلوبہ کیسٹ حاصل کر سکتے ہیں ذیل میں گزشتہ ہفتہ کے درس مجالس کی مختصر ڈائری ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ 25 جنوری 1997ء حضرت صاحب نے عورتوں کو بدنی سزا دینے کے متعلق تفصیل سے وضاحت کی اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپؐ نے کبھی کسی کو نہیں مارا بلکہ آپؐ عورتوں سے غیر معمولی طور پر حسن سلوک فرماتے تھے۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح عورتوں سے سلوک کے متعلق دینی تعلیم کا عیسائیت کی تعلیم سے موازنہ پیش کرتے ہوئے ان مستشرقین کے اعتراضات کو رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ دین حق نے عورتوں پر جبر تشدد کو روا رکھا ہے۔

اتوار 26 جنوری 1997ء حضرت صاحب نے فرمایا کہ دینی معاشرہ اور عیسائی معاشرہ کا فرق بڑی وضاحت سے ظاہر ہے۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم سے چرچ والوں نے پیچھے ہٹ کر اپنی نئی تعلیم بنا لی ہوئی ہے۔ اسی طرح عیسائیوں نے عورتوں پر جو مظالم ڈھائے اور جادوگرنی کے الزام میں سینکڑوں عورتوں کو زندہ جلا دیا۔ اسی طرح انگلستان میں عورتوں سے جو سلوک روا رکھا جاتا ہے اس کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان لوگوں کا دین حق پر اعتراض محض تعصب اور جہالت کے نتیجہ میں ہے اور یہ کہ خود ان کا عورتوں سے سلوک نہایت ظالمانہ ہے۔

آج کے دن درج ذیل سوالات بھی ہوئے جن کے جوابات حضرت صاحب نے عطا فرمائے۔

☆ یا اللہ تعالیٰ کے شرک کے بعد نبی کا انکار بھی کبائر گناہ میں شامل ہے؟

☆ اگر کوئی آدمی مسلمان ہو جائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں تو وہ باقی بیویوں کے ساتھ کیا معاملہ کرے؟

○ نماز فرض میں سجدہ کی حالت میں کلام الٰہی کی آیت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مگر بعض لوگ نوافل کے سجدہ میں پڑھ لیتے ہیں اس پر حضرت صاحب کا تبصرہ!

☆ منافع کے بارہ میں سنا ہے کہ آٹے میں نمک کے برابر منافع لیا جائے؟

☆ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں عیسائی اپنے لامذہب ہونے کی یہ وجہ بتاتے ہیں کہ اس میں ان کے بگڑے ہوئے مذہب کا قصور ہے۔ ایسے لوگوں کو دین حق کی اعلیٰ تعلیم کس حوالہ سے پیش کی جائے؟

سوموار 27 جنوری 1997ء حضرت صاحب نے میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں حکم مقرر کرنے کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے "حکم" اور "حاکم" کا فرق سمجھایا اور شقاق کے معنوں کی وضاحت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ثالثی فیصلے فریقین کی رضامندی سے ہونا ضروری ہیں۔ آپ نے آج کے درس کو کتاب کی شکل میں لکھنے کی ہدایت بھی فرمائی اسی طرح پڑوسی کے حقوق کے بارہ میں آنحضور ﷺ کی نصائح بیان فرمائیں۔ اور فرمایا کہ قضاء کو ان نصائح کو مدنظر رکھ کر فیصلے کرنے چاہئیں۔

منگل 28 جنوری 1997ء عدل اور احسان کے موضوع پر حضرت صاحب نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ احسان اگرچہ فرض نہیں لیکن ساری ذمہ داریاں احسان کے اندر ہی آتی ہیں۔ اس لئے اس کو چھوڑنے کا خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے متعلق نصائح بیان فرمائیں۔ اسی طرح ذی القربیٰ کے متعلق احکامات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ماں باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنا صدقہ جاریہ ہے۔ ان کے لئے بخشش مانگنا اور صدقات دینا بھی ثواب کا موجب ہے مگر جو نیک کام ماں باپ نے اپنی زندگی میں نہیں کئے ان کے وارث وہ کام اگر والدین کے ثواب کی خاطر کریں گے تو مرنے والے کو اس کا ثواب نہیں پہنچے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مساکین، غرباء، یتامیٰ کی مدد کرنے والوں کے رزق میں کبھی کمی نہیں آتی۔ امیروں کی امارت غریبوں ہی کی وجہ سے ہے۔ آپ نے غریبوں کے حقوق ادا کرنے کے بارہ میں تعلیمات تفصیل سے بیان فرمائیں۔

بدھ 29 جنوری 1997ء حضرت صاحب نے فرمایا کہ ذی القربیٰ میں میاں بیوی اور قریبی رشتہ دار شامل ہیں۔ میاں بیوی کی علیحدگی کی صورت میں ہمارا دین احسان کی تعلیم دیتا ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ اس سے زندگی کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ عورت کو اپنے خاوند کی ناشکری نہیں کرنی چاہئے۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت کو ضائع نہ کریں۔ صالح عورت دنیا کی ساری نعمتوں سے بہتر ہے۔ حضرت صاحب نے لفظ "جار" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جار سے مراد پڑوسی ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک کے بارہ میں حضرت صاحب نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسافر کے حقوق کے بارہ میں بھی اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

جمعرات 30 جنوری 1997ء
حضرت صاحب نے تکبر، بخل، حرص اور کینہ کے بارہ میں کلام الٰہی کی روشنی میں تفصیلی بحث فرمائی۔ (درس کے آخر پر حضرت صاحب نے بعض علماء کی طرف سے مباہلہ کے جواب میں شائع شدہ ایک بیان پر تبصرہ فرمایا)

جمعہ 31 جنوری 1997ء جمعہ کی اہم خصوصی مصروفیات کی وجہ سے درس کا پروگرام منعقد نہیں ہوتا۔ خطبہ میں حضرت صاحب نے جماعت کو بابرکت ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے، آخری عشرہ میں دعاؤں پر خصوصی زور دینے کی تحریک فرمائی۔

معمول کے مطابق پروگرام "ملاقات" میں اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 30۔ جون 1995ء کی مجلس سوال و جواب کی ریکارڈنگ دوبارہ دکھائی گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 فروری 1997ء)

○○○

- بابرکت مہینہ اپنے بے انتہا افضال و انوار سے نوازتے ہوئے رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کی برکتوں کو سب کے حق میں دائمی کردے اور اس میں جن نیکیوں کی توفیق عطا ہوئی ہے ان پر ثبات بخشے۔ اس ماہ کے دوران حسب معمول بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے درس کا نہایت مفید اور روح پرور سلسلہ جاری رہا۔ آخری روز یعنی 8۔ فروری کو حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں دنیا بھر کے احمدی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔

ہفتہ، یکم فروری 1997ء: حضرت صاحب احباب جماعت کو تکبر، بخل، حرص اور کینہ سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور دیگر مضامین بیان فرمائے۔

اتوار 2- فروری 1997ء حضرت صاحب نے رحمانیت، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ الفاظ کے معنوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ درس کے آخری نصف گھنٹہ میں چند سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

○ حضرت ابو ہریرہؓ کے بارہ میں کہ حمام بن منبہ ان کے شاگرد جن کو 150 کے قریب احادیث یاد کروائیں جو صحیفہ حمام بن منبہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ایک جرمن شخص برکلمان نامی نے دنیا میں تمام عربی کتب کی فہرست 7 جلدوں میں بنائی تھی جس میں صحیفہ حمام بن منبہ کا نام بھی درج ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حضرت بانی سلسلہ کی عربی کتب کے نام بھی اس میں درج ہیں؟

○ شان نزول کو بعض مفسرین بڑی اہمیت دیتے ہیں اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

○ کلام الٰہی میں جنت اور دوزخ دونوں کے لئے "ابد" کا لفظ آیا ہے۔ اس پر روشنی ڈالیں؟

ان کے علاوہ بھی چند سوال کئے گئے جن کے جوابات حضرت صاحب نے عطا فرمائے۔

سوموار و منگل 3- 4- فروری 1997ء: ان دو دنوں میں حضرت صاحب نے اہم نکات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ کسی خبیث اور شریر کو باادب اور نیک کے برابر نہیں کرتا۔ حضرت صاحب نے عبادت پر زور دینے اور تربیت اولاد کی طرف خصوصی توجہ دینے کے متعلق ہدایات فرمائیں۔

بدھ 5- فروری 1997ء: حضرت صاحب نے لفظ "سکاریٰ" کے معانی تفصیل سے سمجھاتے ہوئے اس کے مطالب کو واضح فرمایا۔

جمعرات 6- فروری 1997ء:
حضرت صاحب نے عبادت پڑھنے پر زور دیا اور فرمایا کہ عبادت کسی حالت میں چھوڑنے کی خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں۔

حضرت صاحب نے جھوٹ بول کر رزق کھانے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ایسے لوگ گمراہ ہو کر راہ راست سے دور ہو جاتے ہیں۔

7- فروری 1997ء: درس اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد نہیں ہوئی پرانی مجلس دکھائی گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 21- فروری 1997ء)

○○○

ایک اچھی بات

چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھے بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

انسان کو چاہیے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے۔ اسی کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے۔ تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد ناصر۔ مربی سلسلہ

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

ہمارا ملک تیسری دنیا میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن سائنسی میدان میں ایک نام کے ذریعہ اس کی صلاحیتوں کو سراہا جاچکا ہے۔ سائنس کے حوالے سے تمام براعظموں میں گونجنے والا ایک نام پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا ہے۔ جس نے دنیائے سائنس میں قدم رکھ کر تہلکہ مچادیا اور یورپ کے نہایت ترقی یافتہ ممالک میں بسنے والے لاکھوں انسانوں کو یہ باور کروادیا کہ استعدادیں کسی قوم کی میراث نہیں ہوا کرتیں۔ ترقیات کا تعلق کسی خطہ زمین سے نہیں بلکہ کوشش سے وابستہ ہوتا ہے۔ جو خدا کے فضل سے جڑی ... نی چاہئے۔

پروفیسر عبدالسلام ایک غریب خاندان سے تعلق رکھنے والا ایسا فرزند تھا جو اپنے علاقے میں بجلی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے چراغ جلاکر پڑھا کرتا تھا۔ ساڑھے چھ سال کی چھوٹی سی عمر میں سکول والوں نے اس کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے سیدھا چوتھی جماعت میں بٹھادیا اور یہیں سے اس کی علمی اور عملی پوزیشنوں کا آغاز ہو گیا۔ آٹھویں جماعت سے ایم۔اے تک کے امتحانات میں اول آکر گزشتہ تمام ریکارڈ کو توڑ دیا اور مسلسل وظائف حاصل کرتا رہا۔ چودہ چودہ گھنٹے مسلسل پڑھنا اس کا معمول بن چکا تھا شام کو پڑھائی کے دوران اس سے محبت کرنے والا وجود اس کی میز پر دودھ کا گلاس رکھ جاتا اور "عبدالسلام دودھ" کہہ کر سونے کے لئے چلا جاتا۔ عبدالسلام ایک نظر دودھ کے گلاس پر ڈالتا اور پھر کام میں مصروف ہو جاتا صبح ہو جاتی ہے عبدالسلام بھی اسی انداز میں بیٹھا پڑھائی میں مگن ہے اور دودھ کا گلاس بھی ویسے ہی دھرا کا دھرا رہ گیا ہے جو ساری رات اس کے لبوں کے لمس کا منتظر تھا مگر اسے اپنے کام سے ہوش کہاں تھی کہ وہ اس کی طرف توجہ کرتا۔ چھ سال کا کیمبرج یونیورسٹی کا کورس فقط تین سال میں مکمل کرلینا ہر انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دینے کے لئے کافی تھا مگر عبدالسلام کے لئے تو یہ معمول کی بات تھی کیونکہ وہ خداداد صلاحیتوں سے پر وجود تھا اس کی پشت پر ایک ہاتھ تھا جو اسے تھپکیاں دیتا رہتا تھا۔ گورنمنٹ کالج لاہور پنجاب یونیورسٹی لاہور' امپریل کالج لندن اور رائل سوسائٹی میں مختلف عہدوں پر اس کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

اہالیان یورپ جن میں دین برائے نام رہ چکا تھا کے سامنے سائنس کو دین حق کی شاخ قرار دینا اور دین حق کو سائنس کی بنیاد کہنے والا عبدالسلام اپنے اندر جرات بھی رکھتا تھا۔ دین حق اور کلام الٰہی کو بنیاد بناکر فزکس کے کلیات اور نظریات کو صحیح اور غلط ثابت کرنا یقیناً جان جوکھوں کا کام تھا مگر اس نے یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اس نے ہر میدان میں کلام الٰہی کو مشعل راہ بناکر ان سائنسدانوں' فلاسفروں اور پروفیسرز کا منہ بند کردیا جو اس سچے کلام اور اس کے بھیجنے والے کے کلیتاً منکر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جس مجلس میں اسے مدعو کیا جاتا اس کی آمد تک تمام پروگرامز دھرے کے دھرے رہتے حالانکہ ان مجالس میں ممالک بیرونیہ کے بادشاہ بھی تشریف فرما ہوتے۔ لیکن بادشاہ بھی تو اسی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہاں آتے تھے۔ اپنے نام کے ساتھ بڑے بڑے القابات اور خطابات لگانے والے لوگ اپنے ملک اور گھر میں اس کی میزبانی کو اپنے لئے ایک بہت بڑا شرف سمجھتے تھے اسے اپنی نشستوں سے اٹھ کر ملتے اور اس بات کو اس کی نہیں بلکہ اپنی عزت و توقیر گردانتے تھے۔ اپنے ساتھ کھانا کھلانا وہ اپنے لئے ایک اعزاز سے کم خیال نہیں کرتے تھے بلکہ ایک ترقی پذیر ملک کے واحد نوبل انعام یافتہ فرزند سے ہاتھ ملانا ان کے اپنے لئے ایک بہت بڑے انعام سے کم نہ ہوتا۔

پانچ سال کے طویل عرصہ کی بجائے پانچ ماہ کے قلیل عرصہ میں فزکس پر مقالہ لکھ کر اسے دیار غیر میں

Best Thesis of the year

قرار دلوانے والا شخص ایک نہایت درجہ منکسر المزاج' محب وطن' غریب سے محبت کرنے والا' ہمیشہ مسکراتے رہو پر عمل کرنے والا' سادہ مزاج' صابر و شاکر اور دکھی انسانیت کا خیر خواہ تھا۔ شائد اس کی طبعی وجہ یہ تھی کہ وہ ساری عمر کسی نہ کسی رنگ میں دکھی رہا اور ظاہری امیر ہونے کے باوجود دل کا مسکین تھا۔ نیوٹن اور آئن سٹائن سے آگے نکل کر بھی اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا۔ نوبل انعام حاصل کرنے کے باوجود بھی اس بات کا دعویدار تھا کہ یہ نظریہ نامکمل ہے۔ حالانکہ وہ نظریہ ثابت کرنے میں اسے برس ہا برس کی دن رات کی محنت درکار تھی۔ اس کی شخصیت کا ہر پہلو اعلیٰ ظرفی سے لبریز تھا وہ صرف اپنے آپ کو ایک عام انسان محسوس کرتا۔

سائنس برائے اقتصادی ترقی کو تیسری دنیا کے ممالک میں رائج کرنے کے سلسلہ میں اس کی خدمات کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ اٹلی میں فزکس کا بین الاقوامی ادارہ قائم کرواکے اس نے اس کا عملی ثبوت بھی پیش کردیا ہے۔ یہی چیز تیسری دنیا کی نظر میں اس کی قدر کرنے کے لئے کافی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ چراغ کی روشنی میں پڑھنے والا عبدالسلام پاکستانی کہلوانا پسند کرتا تھا یہ اس کی ذات کا ان منٹ نقش تھا جس پر اس نے 70 سالہ زندگی گزاری وہ جہاں بھی گیا اپنے آپ کو پاکستانی کہتا رہا۔ اٹھانوے اعزازات' ڈگریاں' ایوارڈ' تقرریاں' نوبل انعامات اور عہدوں کا متحمل انسان آئن سٹائن' ہائزن برگ' شولنگر' بور اور گلیلیو سے بھی آگے نکل گیا۔ وہی انسان جس کو دیکھنے کے لئے آج ہم سب کی آنکھیں ترستی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عظیم وجود کو

باقی صفحہ 5 پر

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن
الفضل 14۔ اکتوبر 1955ء

دو کامیاب مجاہد

مولوی نذیر احمد علی صاحب نے پہلی بار 1930ء میں گولڈ کوسٹ مشن کا چارج لیا۔ مولوی صاحب موصوف کو (دعوت الی اللہ) کا از حد شوق تھا۔ وہ بڑی تن دہی اور جوش سے اس فریضہ کو ادا کرتے رہے۔ مشن کا چارج لیتے ہی انہوں نے افراد جماعت کے اندر (دعوت الی اللہ) کی نئی روح اور تازہ جوش پیدا کیا۔ جس کی وجہ سے جماعت کے عوام میں بھی (دعوت الی اللہ) کا شوق پیدا ہوگیا۔ اور جماعت کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ اور مولوی صاحب کی کوشش کے زیر اثر یہاں کے شمالی علاقہ میں بھی جماعت قائم ہوگئی۔ (دعوت الی اللہ) کے علاوہ تعلیم و تربیت کی طرف بھی انہوں نے خاص توجہ دی کئی سکول جاری کئے اپریل 1933ء تک مولوی صاحب موصوف اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرتے رہے۔ اپریل 1933ء میں حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب نے جب دوسری بار آکر ان سے یہاں چارج لیا۔ تو یہ چھٹی پر قادیان تشریف لے گئے۔ اور قریباً تین سال وہاں رہنے کے بعد جب انہیں دوبارہ گولڈ کوسٹ آنے کا حکم ملا۔ تو انہوں نے ناظر صاحب (دعوت الی اللہ) سے عرض کیا کہ گولڈ کوسٹ میں دو مربیان کی ضرورت ہے۔ بالخصوص ایک مولوی فاضل کی جو افریقن (مربیان) کو ٹرینڈ کرسکے۔ اس وقت نظارت دعوت الی اللہ کے بجٹ میں گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف نے حضرت صاحب کی اجازت سے بعض مخیر احباب سے ایک مربی کے کرایہ کی فراہمی کا بندوبست کیا۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ازراہ نوازش خاکسار کو ان کے ہمراہ گولڈ کوسٹ آنے کے لئے منتخب فرمایا۔ 2 فروری 1936ء کو غیر ممالک کے لئے مربیان کا ایک گروپ قادیان سے روانہ ہوا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف اور خاکسار بھی تھے۔ دوسرے مربی تو اپنے اپنے منزل کی طرف عازم سفر ہوئے۔ لیکن مولانا جلال الدین صاحب شمس مولوی نذیر احمد علی صاحب اور خاکسار کولمبو سے ایک جاپانی جہاز پر سوار ہوئے۔ بعدہ پورٹ سعید سے ہم تینوں مارسیلز کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں جہاز میں مولوی نذیر احمد علی صاحب سخت بیمار ہوگئے۔ جہاز کے ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد ظاہر کیا کہ انہیں سل ہے اور یہ کہ انہیں دوسرے مسافروں سے الگ رکھا جائے۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پوری کوشش کی کہ جہاز انہیں انگلینڈ تک لے جائے۔ تاکہ وہاں مولوی صاحب کا معائنہ وغیرہ کرواکے علاج ہوسکے۔ لیکن جہاز کا ڈاکٹر رضامند نہ ہوا اس لئے مجبوراً انہیں مارسیلز اترنا پڑا۔ اس وقت کافی مشکلات اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ مولوی صاحب بہت نحیف اور کمزور ہوچکے تھے۔ خود چل پھر نہیں سکتے تھے۔ خاکسار انہیں لے کر ایک ہوٹل میں پہنچا۔ وہاں کی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے بھی کافی دقت پیش آئی۔ اس لئے میں حیران تھا کہ مولوی صاحب کا علاج کیسے کروا سکتا ہوں۔ اتفاقاً اس ہوٹل میں ایک مصری ایجنٹ جو مولوی صاحب کا پہلے سے واقف تھا آگیا۔ یہ شخص انگریزی اور عربی اچھی طرح بول سکتا تھا۔ اس کی مدد سے مولوی صاحب کو ایک فرانسیسی ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا اس نے معائنہ کے بعد بتایا کہ انہیں سل کی شکایت نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے اس کے چند دن کے علاج سے مولوی صاحب کو کافی آرام آگیا۔ ہم بارہ دن وہاں ٹھہرے اور مارسیلز سے روانہ ہوکر اپریل میں ہم گولڈ کوسٹ پہنچے۔

جب ہم یہاں پہنچے تو جماعت کے احباب بڑی کثرت سے استقبال کے لئے موجود تھے گولڈ کوسٹ میں ان دنوں کوئی مرکزی داعی الی اللہ نہیں تھا۔ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب تبدیل ہوکر نائیجیریا چلے گئے۔ تو اس وجہ سے جماعت میں سستی پیدا ہوکر مالی حالت بہت کمزور ہوگئی تھی۔ مولوی صاحب نے یہاں پہنچتے ہی جماعتوں میں دورے شروع کردیئے۔ جن سے کافی چندے آنے لگے اور دعوت الی اللہ کا کام بھی پھر زور شور سے ہونے لگا۔ اگلے سال فروری 1937ء میں مولوی صاحب موصوف نے احمدی مشن ہاؤس سالٹ پاؤنڈز کی رسم افتتاح ادا کی۔ جس کی بنیاد حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب رکھ گئے تھے اس موقعہ پر قریباً تین ہزار احباب جمع ہوئے اور خدا کے فضل سے بڑی شان سے یہ تقریب سر انجام ہوئی۔ اکتوبر 1937ء میں آپ کو سیرالیون بھیجا گیا۔ جہاں پر انہوں نے مشن کی بنیاد ڈالی۔ اور 1944ء تک وہاں رہے اور بہت سی جماعتیں قائم کیں 1944ء میں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کو سیرالیون مشن کا چارج دے کر براستہ صحرا وطن تشریف لے گئے۔ تیسری بار 1942ء میں مع اہل و عیال مغربی افریقہ کے لئے انچارج مربی مقرر ہوکر آئے۔ پہلے چند ماہ سیرالیون ٹھہرے اور بعد میں گولڈ کوسٹ تشریف لائے۔ اس دفعہ ان کی صحت عموماً خراب رہتی تھی۔ اور وہ زیادہ کام نہیں کرسکتے تھے لیکن پھر بھی دعوت الی اللہ کا جذبہ اتنا زیادہ تھا۔ کہ جب بھی افاقہ ہوتا وہ دعوت الی اللہ اور دوسرے کاموں میں مشغول ہوجاتے۔ بعد میں جب ان کی بیماری بہت شدت پکڑ گئی۔ تو نومبر 1950ء میں انہیں مرکز واپس بلایا گیا۔ اس سال کے ابتداء میں انہوں نے کماسی سیکنڈری سکول کا اجراء کیا آخری بار چند سال مرکز میں گزارے اور گزشتہ سال یعنی مئی 1954ء میں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت سیرالیون بھیجے گئے۔ وہاں انہیں ایک سال ہی گزرا تھا۔ کہ بیماری کا پھر شدت سے حملہ ہوا اور اس سال مئی میں وہاں انتقال فرمایا۔

اپنی زندگی میں کئی دفعہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میدان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الباری ناصر

ممنونِ احسان

میری دعا ہے کہ اگر میرے پڑھنے لکھنے کی صلاحیت سے جماعت کی کوئی خدمت ہو اور وہ اللہ پاک کی نظروں میں مقبول ٹھہرے تو اس کا اجر میرے محترم والدین اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کو ملے۔ جن کے احسانات خاکسار کے شامل حال ہیں۔ احسان مندی کا تعلق محسوسات اور کیفیات سے ہے جس کے اظہار کے لئے 'طوعاً و کرہاً' اپنی زندگی کے کسی گوشے میں پردہ ہٹانا پڑتا ہے اور ذات کے حوالے سے بات ہوتی ہے۔ خاکسار کی ذات کوئی اہمیت نہیں رکھتی مگر جن ہستیوں کے احسانات کا ذکر ہے وہ بہت محترم ہیں۔

بی۔اے کا امتحان ہو گیا۔ عمومی معیار کے مطابق یہ تعلیم کی تکمیل تھی مگر مجھے مزید تعلیم حاصل کرنے کا جنون تھا۔ ابھی تو پڑھنے کا سلیقہ آنے لگا تھا۔ ابھی تو ساحل کی گیلی ریت پر کھڑی تھی اور سامنے علم کے وسیع سمندر تھے۔ بی۔اے تک تعلیم بے حد معمولی لگ رہی تھی تعلیم کا یہیں پر ختم ہو جانا میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کثیر مطالعہ میری عادت بلکہ خوراک تھا۔ اسی سے مزید کی بھوک بڑھتی۔ بی اے کے بعد ایم اے کے لئے لاہور جانا پڑتا تھا۔ کچھ اس طرح سمجھ لیجئے جیسے آج کسی کو لندن جانا ہو درویش کی بیٹی چند دن تو زبردست شوق کو خاموشی سے اندر اندر پالتی رہی پھر امی جان سے ذکر کیا کہ میں ایم اے کرنا چاہتی ہوں۔ میری امی جان کو تعلیم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ تھا۔ ہم سب بہنوں کی تعلیم کے حصول میں ان کی قربانیاں شامل تھیں۔ مگر اب بنئی کھیلن کو چاند مانگ بیٹھی تھی۔ غریب والدین سے جب کوئی بچہ بہت ہی قیمتی کھلونا مانگے تو وہ کھلونے کے متبادل پیش کر کے بچے کو بہلاتے ہیں مگر اندر اندر کڑھتے بھی ہیں کہ بچے کی خواہش پوری کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ میری امی جان کا بھی کچھ ایسا ہی عالم تھا۔ دراصل امی جان پر دوہری ذمہ داریاں تھیں ابا جان محترم میاں عبدالرحیم دیانت درویش قادیان میں رہتے تھے۔ بیٹیوں کا ساتھ تھا۔ امی جان کڑی نگہداری کرتی تھیں تاکہ کسی کو' کسی طرح انگشت نمائی کا موقع نہ ملے۔ مسئلہ یہ تھا کہ یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم کی وجہ سے خوف طاری تھا۔ یوں تو میری بڑی بہن امتہ الرشید صاحبہ لاہور میں لیڈی میکلیگن کالج سے بی ٹی کر چکی تھیں مگر وہ گرلز کالج تھا اور ہاسٹل کالج سے ملحق تھا اس لئے کوئی مشکل نہ ہوئی تھی۔ اب معاملہ ذرا مشکل تھا۔ امی جان اور کچھ عزیزوں کے خدشات دور کرنے میں محنت کرنی پڑی۔

بی۔اے تک تعلیم میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ اور ہر جگہ نمایاں اعزاز حاصل کئے تھے۔ بزم شعر و ادب ' اردو انگریزی مباحثے' مزاحیہ نظمیں اور خاکے 'کھیل کا میدان' جامعہ نصرت کی تقریبات میں رنگا رنگ پروگرام پیش کرنا محبوب مشغلے تھے۔ اتنی بھرپور فعال کالج لائف کے بعد چھوٹی چھوٹی مشکلات سے ہار مان کر مزید تعلیم کو خیرباد کہنا گوارا نہ تھا۔ ابتدائی کوشش کے طور پر امی جان کے ساتھ لاہور جا کر کاغذات تیار کرنے شروع کر دیئے اور ابا جان کو اجازت کے لئے وزنی دلائل کے ساتھ خط لکھے۔ وہ مراحل سخت تھے اولاً خرچ کا انتظام اور ثانیاً ابا جان کی اجازت حاصل کرنا بی اے کا نتیجہ آیا تو نمبر بہت اچھے تھے اور تفصیل کے مطابق اردو میں یونیورسٹی میں اول پوزیشن تھی۔ اس طرح سکالر شپ کی امید بندھی۔ میں نے سکالر شپ کی امید پر اپنے پسندیدہ مضمون سائیکولوجی کو قربان کیا اور اردو میں داخلہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔ داخلے کے دن جوں جوں قریب آ رہے تھے دعاؤں اور بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ مگر ابا جان کی طرف سے اجازت ملے بغیر کوئی قدم اٹھانا ناممکن تھا۔ شدید ہیجانی کیفیت میں وقت گزر رہا تھا۔ وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور گزرتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ دن بھی آ گیا جب میری سہیلیاں طاہرہ کلثوم (حال پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور) اور امتہ الرشید احمد (حال صدر لجنہ یو-کے) ایم۔اے میں داخلہ لینے کے لئے لاہور چلی گئیں اور میرے ہاتھ سے ایک طرح داخلہ لینے کا وقت پھسل گیا۔

ان دنوں جامعہ نصرت میں لیڈی کلرک کی ضرورت تھی۔ قابل صد تعظیم و احترام پرنسپل فرخندہ شاہ صاحبہ کے آفس میں ایک طرف میز کرسی لگی تھی ہوائی جہاز اڑانے کے خواب دیکھنے والی ٹرائی سکل پر بیٹھ گئی۔ داخلہ نہ لے سکنے کی وجہ سے جینا بے معنی لگنے لگا۔ ترقی پسند شعراء کے لہجے میں شعر کہنے لگتی۔ آنسوؤں کی نمکینی اردگرد چھائی رہتی۔ محرومیوں کے بھنور میں دوسرا یا تیسرا دن تھا میں آفس میں تنہا تھی۔ ٹیلیفون نے پکارا۔ ریسیور اٹھا کر کہا۔ "جامعہ نصرت"

باری تم۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ لاہور نہیں گئی۔

یہ حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی مانوس آواز تھی
"میں نہیں جا سکی چھوٹی آپا" میں تقریباً رو دی
"اچھا کل صبح مجھے آ کر ملو"

اگلی صبح چھوٹی آپا کے حکم پر قصر امامت کی طرف روانہ ہوئی تو ساتھ ایک ہجوم خیال تھا کیا پوچھیں گی۔ کیا بتاؤں گی۔ اور کیسے بتاؤں گی۔ بہر حال وہاں گئی تو حضرت چھوٹی آپا اوپر تھیں ان کی 'باری' تھی اطلاع بھجوائی کہ خاکسار حاضر ہو گئی ہے۔ ذرا سی دیر میں ملازمہ واپس آئی ہاتھ میں سو سو کے چند نوٹ تھے اور کہا کہ چھوٹی آپا فرماتی ہیں داخلے کا بندوبست کرو۔

نہ کوئی شرائط۔ نہ کچھ لکھا۔ نہ دستخط لئے۔ صرف داخلے کی رقم ہی میری دعاؤں کا جواب نہ تھا بلکہ حضرت چھوٹی آپا کی رضا سے تقویت ملی کہ داخلے کا وقت گزر جانے کے باوجود کوشش کی جا سکتی ہے۔ میرے شوق کو توانائی ملی۔ تو آس بندھی کہ اگر ابا جان کی اجازت کا خط آ جائے تو اب بھی جا کر داخلہ لے سکتی ہوں۔ امی جان نے یہ کہہ کر دہلانا شروع کر دیا کہ ابا جان داخلہ لینے کی اجازت مانگنے کی جرات پر ناراض ہو گئے ہیں اس لئے خط نہیں آیا۔ مگر خط اس لئے نہیں آیا تھا کہ ابا جان خود آ رہے تھے۔ اچانک ابا جان کی آمد سے سب خوش ہوئے مگر میری کیفیت جدا تھی ابا جان مجھ سے ناراض تو نہیں؟ میں نے خود کو کمرے میں بند کر کے جل تھل ایک کر دیا۔ وقفے وقفے سے جھری سے دیکھ بھی رہی تھی کہ ابا جان کا موڈ کیسا ہے۔ کافی دیر کے بعد ابا جان نے کہا "باری نظر نہیں آ رہی لاہور چلی گئی ہو گی"

امکانات کے افق پر کوندا سا لپکا میں آنسوؤں سے تر منہ اور سوجی آنکھوں سے باہر آ کر ابا جان کے سینے سے چمٹ گئی۔ ابا جان میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے لگے۔ میرے ابا جان بے حد زیرک انسان تھے چشم زدن میں معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے۔ میری نظریں ابا جان کے چہرے پر نہ تھیں مگر مجھے علم تھا کہ میرا رقیق القلب باپ آواز پر قابو پانے کی کوشش میں ہے۔ کچھ توقف کے بعد بڑے پیار' بڑے سکون اور بڑے عزم سے فرمایا۔

"بچی میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ تمہارے لئے ورثے میں کوئی جائیداد چھوڑوں۔ یا بڑا جہیز دے کر رخصت کروں۔ ہاں تعلیم کا زیور ضرور دے سکتا ہوں اس میں کیوں کنجوسی کروں تم تعلیم جاری رکھو۔" مگر ابا جان داخلہ تو ختم ہو گیا میں ابھی تک سسک رہی تھی۔ میری امی جان کی بھی یہی کیفیت تھی۔

"ہم کل لاہور جائیں گے اللہ بڑا کارساز ہے"

اللہ بڑا کارساز ہے اور بیت الدعا کی بھیگی ہوئی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اگلی صبح اپنے درویش باپ کے ساتھ لاہور جا رہی تھی۔ دوپہر تک کاغذات مکمل کر کے ہم پرنسپل اورینٹیل کالج پنجاب یونیورسٹی محترم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کے آفس میں تھے۔

ابا جان نے ڈاکٹر صاحب کو اپنا پاسپورٹ دکھاتے ہوئے کہا کہ میں نے کل ہی بارڈر کراس کیا ہے ابھی جھنگ جا کر اندراج بھی نہیں کروایا۔ بچی میرے بغیر لاہور نہیں آ سکتی تھی اس لئے دیر ہو گئی ہے اب اگر کوئی صورت ہو تو ..... ابا جان اپنی سادگی سے سچائی کے ساتھ بات کرتے رہے اور ڈاکٹر صاحب فارم پر نظر دوڑاتے رہے۔ چند ثانئے تک ان کا سر میکانکی انداز میں نفی میں ہلتا رہا۔ پھر کچھ خاموش ہو گئے ..... پھر ابا جان کی طرف دیکھا پھر فارم کی طرف پھر میری طرف اور اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا" محترم داخلہ مکمل ہو چکا ہے..... مگر آپ کی بچی کو داخلہ دینا ہمارے لئے باعث فخر ہو گا"

پرنسپل صاحب نے دستخط کر کے فارم ہمارے حوالے کیا اور اس طرح ایک درویش کی بیٹی یونیورسٹی میں داخل ہو گئی۔ باتیں تو اور بھی بہت دلچسپ ہیں مگر طوالت کے خوف سے اجازت چاہتی ہوں۔

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں اور اس کے ساتھ اپنے والدین کے لئے دعا گو ہوں اللہ پاک اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اپنی محسنہ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی درازی عمر اور صحت کے لئے دعا گو ہوں۔ اگر حضرت چھوٹی آپا مادرانہ شفقت سے بے لوث بے غرض حوصلہ افزائی نہ فرماتیں تو صورت حال مختلف ہوتی۔ تحدیث نعمت کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ مجھے دوران تعلیم یونیورسٹی اور نظارت تعلیم سے دو وظیفے ملتے رہے اس طرح مالی لحاظ سے اللہ پاک نے کوئی بار نہ ڈالا۔

دو سال کے بعد جب گھر واپس آئی تو ایک دن امی جان سے کہا کہ "امی سید وقار عظیم صاحب کہہ رہے تھے کہ تم نے ایم۔اے کے لئے تحقیقی مقالہ اتنی محنت اور عمدگی سے لکھا ہے کہ آسانی سے پی ایچ ڈی کر سکتی ہو۔ امی نے ایک بھاری سا لفافہ لا کے میرے آگے رکھ دیا جس میں میرے لئے رشتے کے خطوط تھے اسی شوق کو پورا کرنے کے لئے آج تک پڑھ رہی ہوں۔

خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا ابھی حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ایک احسان کا ذکر باقی ہے نتیجہ نکلا تو یونیورسٹی میں تھرڈ پوزیشن اور فرسٹ کلاس تھی۔ حضرت چھوٹی آپا نخلہ میں مقیم تھیں خوشی خوشی نتیجے سے آگاہی کا خط لکھا جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ چھٹیوں کے بعد کالج کھلے تو جامعہ نصرت میں پڑھانا شروع کر دو اس طرح جاب مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے محسنین محترم والدین اللہ پاک ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور اپنی پیاری حضرت سیدہ چھوٹی آپا کی شکر گزار ہوں۔ اللہ پاک ان کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے اور اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

OOO

اخبارات میں سے

روزنامہ ڈان کے 21۔ فروری 1997ء کے شمارے میں گلاب کا پھول کے عنوان سے عائشہ مبارکہ احمد (لاہور) خطوط کے کالم میں لکھتی ہیں۔

"قادیانیوں کا مسئلہ حل ہو گیا۔" ایک مقامی اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے

"پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ وزارت داخلہ کے اس سرکلر کو واپس لے لیا جائے جس میں قادیانیوں کو احمدی کہنے کے لئے ہدایت دی گئی تھی"

یہ خبر مجھے ایک بہت مشہور حوالہ (Quote) یاد دلاتی ہے۔

"گلاب کے پھول کو کوئی سا بھی نام دے دیجئے' اس کی خوشبو اتنی ہی میٹھی رہے گی۔"

بقیہ صفحہ 4

جنت میں جگہ دے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31050 میں نصرت جہاں زوجہ عبدالشکور قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت آباد راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 27 گرام مالیتی تیرہ ہزار روپے اور حق مہر مبلغ دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ اکتیس سو روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں معرفت عبدالشکور کریانہ مرچنٹ عنایت آباد راجن پور گواہ شد نمبر1 عبدالشکور وصیت نمبر29414 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد قمر وصیت نمبر29394۔

مسل نمبر31051 میں امتہ الجمیل زوجہ ملک انعام الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ لوہاراں والا راہوالی ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی پندرہ تولہ مالیتی ساڑھے ستانوے ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الجمیل 12/35 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 اسفندیار منیب وصیت نمبر27882 گواہ شد نمبر2 احمد محمد احسن وصیت نمبر27848۔

مسل نمبر31052 میں طارق احمد ولد اورنگ زیب احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق احمد جرمنی گواہ شد نمبر1 کولمبس خان وصیت نمبر25818 گواہ شد نمبر2 حبیب اللہ طارق وصیت نمبر28517۔

مسل نمبر31053 میں منظور احمد باجوہ ولد بشیر احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 314.ج-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1400 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منظور احمد باجوہ جرمنی گواہ شد نمبر1 منیر احمد منور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25001 گواہ شد نمبر2 مقصود احمد طاہر جرمنی۔

مسل نمبر31054 میں ناصر احمد ولد محمد افضل قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/518 جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد جرمنی گواہ شد نمبر1 داؤد احمد قمر جرمنی گواہ شد نمبر2 محمد افضل جرمنی۔

مسل نمبر31055 میں طارق صبیح خالد ولد بشیر احمد خالد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق صبیح خالد جرمنی گواہ شد نمبر1 چوہدری اقبال احمد جرمنی گواہ شد نمبر2 سہیل احمد قمر جرمنی۔

مسل نمبر31056

I-Dedi Nasrulloh S/O Muhammad Kamil.k.s

پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 94-6-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان واقع انڈونیشیا مالیتی -/1500000 روپے۔ 2- دھان کا کھیت برقبہ 910 مربع میٹر مالیتی -/500000 روپے۔ 3- زمین برقبہ 434 مربع میٹر کا 1/3 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ 4- زمین برقبہ 504 مربع میٹر کا 1/3 حصہ مالیتی -/200000 روپے۔ 5- زمین برقبہ 71 مربع میٹر کا 1/3 حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ 6- زمین برقبہ 200 مربع میٹر کا 1/3 حصہ مالیتی -/50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000+2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ اور از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Dedi Nasrulloh انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.Mumuh Al Muhsin انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Hasan Sandi انڈونیشیا۔

مسل نمبر31057

I Ahmad Sahidi s/o Halumi

پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت 1960-3-5 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 92-8-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 630 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Sahidi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Hasan Basir Ayyubi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 قمرالدین انڈونیشیا۔

مسل نمبر31058

I- Ir. Bashirudin Mahmud Ahmad S/O Sadrudin yahya pontoh

پیشہ تجارت عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-5-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان مع زمین واقع انڈونیشیا مالیتی -/110000000 روپے۔ 2- مکان مع زمین واقع انڈونیشیا مالیتی -/185000000 روپے۔ 3- زیورات طلائی مالیتی -/75000000 ملین روپے۔ 4- Electronica مالیتی -/75000000 ملین روپے۔ 5- فرنیچر مالیتی -/220000000 ملین روپے۔ کل جائیداد -/665000000 ملین روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 135000000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آئی آر بشیرالدین محمود احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.Mochamma Bakrie انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Rd. Adang Hamid انڈونیشیا۔

مسل نمبر31059 میں زاہدہ صادق باجوہ زوجہ حبیب اللہ صادق باجوہ پیشہ Sales Associate عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-10-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی -/....... اور حق مہر -/35000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/700 امریکی ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ صادق باجوہ U. S. A گواہ شد نمبر 1 Munawar A Saeed U .S .A گواہ شد نمبر2 Mubarik A Malik وصیت نمبر 19707 U. S. A۔

مسل نمبر31060

I-Mrs. Sadeya Ahmad W/O Mr. Abid Ahmad

پیشہ Pharmacist عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U. K انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-7-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- بیڈ روم فلیٹ واقع انگلینڈ مالیتی-/32000 پونڈ-2- فرنیچر اور اثاثہ بیت مالیتی-/500 پونڈ-3- جمع شدہ رقم-/7000 پونڈ- 4- زیورات طلائی وزنی 12-890 مالیتی-/3096 پونڈ- 5- حق مہر-/10000 پونڈ-اس وقت مجھے مبلغ-/1000 پونڈ ماہوار بصورت Pharmacist مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs.Sadeya Ahmad U K لنڈن گواہ شد نمبر1 Anwar A Kahlon U K لنڈن گواہ شد نمبر2 Abdul Mannan Tahir یو کے لنڈن-

مسل نمبر 31061 میں زاہد احمد انجم ولد ارشاد احمد قوم ارائیں پیشہ بے کار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز سندھ حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زرعی زمین برقبہ پچاس ایکڑ واقع دیہہ لکھری ضلع نوشہرو فیروز سندھ مالیتی-/1500000 روپے جس کے وارث میرے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں ہیں اس سے مجھے آمد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/445 گلڈر ماہوار بصورت سوشل ویلفیئر مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد زاہد احمد انجم ہالینڈ گواہ شد نمبر1 محمد انور احمد ہالینڈ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد امجد صاحب چغتائی ہالینڈ-

مسل نمبر 30380 میں اللہ دتہ ولد چوہدری محمد دین صاحب قوم سروعہ جٹ پیشہ فارغ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/1 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع حاصل پور ضلع بہاولپور مالیتی-/120000 روپے- اور نقد-/50000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد اللہ دتہ سروعہ 9/1 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 رشید احمد سروعہ وصیت نمبر 25555 کوارٹر نمبر 52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ برادر موصی گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اشرف کارکن مال خرچ صدر انجمن احمدیہ ربوہ-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری جلال دین صاحب آف وہاڑی) عرصہ تین چار سال سے جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور 2 سال سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں-

اسی طرح مکرم چوہدری جلال دین صاحب (آف وہاڑی) بھی سات آٹھ ماہ سے پراسٹیٹ میں کینسر کے اپریشن کے بعد سے گھٹنے میں خرابی کی وجہ سے زیادہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عمر الدین صاحب (وفات یافتہ) بتاریخ 97-2-25 چک نمبر L-6/11 ضلع ساہیوال میں بعمر قریباً نوے سال وفات پا گئیں اور وہیں مدفون ہوئیں- موصوفہ مکرم نور احمد عابد صاحب ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں- اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم 1996ء

قیادت تعلیم- مجلس انصار اللہ پاکستان

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے 252 مجالس کے کل 2363 انصار نے شرکت کی توفیق پائی- مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی-

۱- اول - مکرم محمود مجیب اصغر صاحب- مظفر گڑھ

۲- دوم - مکرم عزیز احمد طاہر صاحب- ٹوبہ ٹیک سنگھ

۳- سوم - مکرم مقبول احمد چودھری صاحب- بہاولنگر

خصوصی گریڈ-

(1) مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی- (2) مکرم محمد سلیم اختر صاحب دہلی گیٹ لاہور (3) مکرم شیخ عبد الرشید صاحب پشاور روڈ راولپنڈی (4) مکرم میرزا غلام رسول صاحب دارالبرکات ربوہ (5) مکرم رانا بشارت احمد صاحب میرپور آزاد کشمیر (6) مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایل پلاٹ اوکاڑہ (7) مکرم اقبال احمد اختر صاحب پتوکی ضلع قصور (8) مکرم محبوب احمد صاحب جھنگ صدر (9) مکرم میاں عبدالحی صاحب بورنگر سیالکوٹ (10) مکرم شیخ عبد المجید صاحب دارالفضل فیصل آباد (11) مکرم ماسٹر محمد حنیف بھٹی صاحب میرپور خاص سندھ (12) مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب دارالذکر فیصل آباد (13) مکرم محمد اقبال کاہلوں صاحب 316 ج-ب تکونڈی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (14) مکرم سردار محمد کلیم صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ (15) مکرم جلال محمود صاحب نارتھ کراچی (16) مکرم منور احمد صاحب اسلام آباد غربی (17) مکرم رفیق اللہ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ (18) مکرم ملک محمد حسین صاحب دارالفضل غربی ربوہ (19) مکرم نصر اللہ خان صاحب نصرت آباد ربوہ (20) مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب میرپور خاص سندھ (21) مکرم محمد نسیم صاحب گھنوکے جچہ ضلع سیالکوٹ (22) مکرم سید شریف احمد صاحب معین الدین پور ضلع گجرات (23) مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب دارالذکر فیصل آباد (24) مکرم میاں غلام احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد (25) مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب اسلام آباد شرقی (26) مکرم چوہدری احمد دین صاحب دارالذکر فیصل آباد (27) مکرم ڈاکٹر مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ ضلع میرپور خاص (28) مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب بیت التوحید لاہور (29) مکرم سید محمد ابراہیم صاحب نارتھ کراچی (30) مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب النور کراچی (31) مکرم ماسٹر محمد اشرف گوندل شادی وال ضلع گجرات (32) مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل النور کراچی (33) مکرم بشیر حسین تنویر صاحب دارالحمد فیصل آباد (34) مکرم مشتاق احمد ہاشمی صاحب دارالنور فیصل آباد (35) مکرم ڈاکٹر منیر احمد بھٹی صاحب پتوکی ضلع قصور (36) مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی (37) مکرم علی اکبر صاحب گوجرانوالہ شرقی (38) مکرم مرزا محمد صفدر خان صاحب کوئٹہ (39) مکرم ملک محمد اکرم صاحب راولپنڈی (40) مکرم ملک محمد عبد اللہ ریحان صاحب راولپنڈی صدر (41) مکرم محمد مپال صاحب جھنگ صدر (42) مکرم خالد مسعود خان صاحب فیصل ٹاؤن لاہور (43) مکرم افتخار احمد صاحب مصری شاہ لاہور (44) مکرم عبد المالک خان صاحب ماڈل ٹاؤن کراچی (45) مکرم شریف احمد صاحب سیالکوٹ کینٹ (46) مکرم کمال دین صاحب دہلی گیٹ لاہور (47) مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب دہلی گیٹ لاہور (48) مکرم عبد الرحمان بھٹی صاحب دارالنصر شرقی ربوہ (49) مکرم میاں عبد السمیع حسنی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ (50) مکرم عبد الباسط خان صاحب داالرحمت شرقی الف ربوہ (51) مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ (52) مکرم مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی ربوہ (53) مکرم عبد الرشید منگلا صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ (54) مکرم ناصر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ (55) مکرم شیخ عبد الماجد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء امتحان کے علم و فضل میں ترقی کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرتا رہے- آمین-

ڈاکٹر عبد الخالق خالد
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

اعلان

○ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے کیمیکل، الیکٹرانکس، میٹالرجیکل، انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 مارچ 97ء مقرر کی ہے- داخلہ فارم وغیرہ پاکستان کے مختلف شہروں میں واقع الائیڈ بینک کی شاخوں سے 350 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں-

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے پاکستان کیریئر پلاننگ اکیڈمی (PCPA) کے تعاون سے بیچلرز کمپیوٹر سائنسز کا آغاز کیا ہے اس کے داخلہ فارم اوپن یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر سے 200 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 مارچ 97ء ہے-

○ پنجاب یونیورسٹی میں B.Sc کیمیکل انجینئرنگ (مختلف سپیلائزیشن کے ساتھ) میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 مارچ 97ء ہے- داخلہ فارم 100 روپے کے عوض شعبہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ڈاک کی صورت میں 128 روپے کا پوسٹل آرڈر ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کرنا ہو گا-

○ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد نے سال اول میں داخلہ کا جو اعلان کیا تھا اس میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 مارچ 97ء ہے- داخلہ فارم 200 روپے کے عوض کالج سے یا 225 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بنام پرنسپل ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں- داخلہ سے قبل فزکس، کیمسٹری، میتھ اور انگریزی کا ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا- یہ ٹیسٹ لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں 9 مئی 97ء کو ہو گا-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 4

دعوت الی اللہ میں میری وفات ہو- اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ان کی یہ خواہش اس نے پوری کر دی- اور سرزمین افریقہ میں مدفون ہوئے- اپنے وطن اور اعزا و اقارب سے دور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کام کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی- اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں نازل ہوں اس ہستی پر-

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ خانیوال کے قریب تیز رو (ذوالفقار ایکسپریس) کے ایک ہولناک حادثے میں 175 مسافر جاں بحق ہو گئے جبکہ سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ خانیوال کے قریب مہرشاہ ریلوے اسٹیشن پر تیز رو جو پشاور سے کراچی جا رہی تھی اور مخالف سمت سے آنے والی شاہین ایکسپریس کا کراس تھا۔ مگر تیز رو کی بریکیں فیل ہو جانے کی وجہ سے اس کا رکنا ممکن نہ رہا تو ریلوے کے عملہ نے اس کا رخ موڑ کر ڈیڈ اینڈ کی طرف کر دیا۔ اس وقت ریل کی رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ کے لگ بھگ تھی۔ تیز رفتار ٹرین کا انجن ڈیڈ اینڈ کو توڑتا ہوا ریت میں دھنس گیا۔ اس کے پیچھے چار ڈبے آپس میں بری طرح ٹکرا کر پٹڑی سے اتر گئے۔ بوگیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر پچک گئیں۔ سیٹوں کے سریے کھڑکیوں کے شیشے اور سیٹوں کی لکڑیاں جسموں سے آرپار ہو گئیں۔ خوفناک دھماکہ کئی کلومیٹر دور تک سنا گیا۔ حادثہ علی الصبح تین بج کے پچاس منٹ پر پیش آیا۔ انجن کے ساتھ لگی پانچ بوگیوں کا کچومر نکل گیا۔

○ مہرشاہ ریلوے اسٹیشن پر ہر طرف خون ہی خون اور کٹے پھٹے انسانی جسموں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ کسی کو کچھ پتہ نہ لگتا تھا کہ کون سا عضو کس کے جسم کا حصہ ہے۔ گیس کٹر پلانٹ سے بوگیاں کاٹ کاٹ کر لاشیں نکالی گئیں۔ مائیں بچھڑے ہوئے بچوں کی تلاش میں بین کر رہی تھیں۔ کچھ بے یارومددگار لاشیں ریت کے ٹیلوں پر پڑی تھیں۔ کچھ کے گرد ان کے بچ جانے والے عزیز نوحہ کناں تھے۔ مرنے والوں میں پشاور کی ایک دلہن اور 6 باراتی شامل ہیں۔ حیدر آباد جانے والے ایک ہی خاندان کے 9۔ افراد بھی ہلاک شدگان میں شامل ہیں۔ مسخ شدہ لاشیں شناخت کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ تین سو سے زائد زخمیوں میں سے 55 کی حالت نازک ہے۔

○ اردگرد کے دیہات سے دیہاتیوں نے آکر بوگیوں میں پھنسی لاشوں اور زخمیوں کو نکالا۔ زخمیوں کے لئے خون دینے والوں کی لائنیں لگ گئیں۔ خانیوال شہر میں سوگ میں کاروبار بند رہا۔

○ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ ہسپتال خانیوال اور نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرا دیا گیا۔ امدادی کارروائیوں کے لئے نیم فوجی دستے طلب کر لئے گئے۔ ریلوے نے اطلاع دینے کے ہنگامی مراکز قائم کر دیئے ہیں۔

○ ٹرین کے حادثے کے متاثرین کا حال معلوم کرنے کے لئے وزیر اعظم فوری طور پر جائے حادثہ پہنچ گئے۔ وزیر اعظم خصوصی طیارے میں ملتان گئے اور ہیلی کاپٹر میں جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ وزیر اعظم نے حادثہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی۔ بعد ازاں وہ خانیوال کے ہسپتال گئے اور زخمیوں کی عیادت کی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف بھی ان کے ہمراہ تھے۔

○ ریلوے حکام نے کہا ہے کہ اگر تیز رو کو لوپ لائن پر نہ ڈالا جاتا تو وہ شاہین ایکسپریس سے ٹکرا جاتی جس سے بہت زیادہ نقصان کا اندیشہ تھا۔

○ مولانا عبدالستار ایدھی نے ٹرین کے حادثہ کے زخمیوں کی عیادت کی اور ان کی مالی امداد کی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے قرض اتارو ملک سنوارو سکیم میں اپنی طرف سے ایک کروڑ روپے حبیب بینک کی لاہور کی ایک شاخ میں جمع کروا دیئے ہیں۔ وزیر اعظم نے بینک کے عملے کو کہا کہ لوگ اجازت دیں تو رقوم دینے والوں کی فہرست لگائی جائے۔ اس سکیم میں ایک صنعت کار نے ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا ہے۔ جبکہ 10 لاکھ ڈالر دو سال کے لئے جمع کرائے ہیں۔

○ گورنمنٹ کالج جھنگ میں پولیس کی شیلنگ اور فائرنگ اور طلبہ کے پتھراؤ سے کئی طلباء زخمی ہو گئے۔ کالج دو گھنٹے تک میدان جنگ بنا رہا۔ طالبات بھی آنسو گیس کی لپیٹ میں آگئیں۔ دو طلبہ کو گرفتار کیا گیا تاہم بعد ازاں ان کو رہا کر دیا گیا۔ طلباء اور پولیس میں تصادم طلبہ کو بس میں نہ بٹھانے پر ہوا۔ پولیس کے بلا اجازت کالج میں داخل ہونے پر طلبہ مشتعل ہو گئے۔

○ ایک بھارتی اخبار نے خبر دی ہے کہ بینکوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل میں صدر لغاری اور وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی از سر نو تشکیل کے منصوبہ کی مخالفت کر کے صدر کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔

○ کوئٹہ میں پھر شدید زلزلہ آیا اس کا مرکز ہرنائی کے قریب تھا۔ ایران میں بھی دوبارہ جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے بجلی کی سپلائی معطل ہو گئی۔

○ ٹرین کے المناک حادثے میں 22 فوجی جوان بھی ہلاک ہو گئے۔

○ حادثے کی وجوہات سے ریلوے کے اعلیٰ حکام بھی بے خبر ہیں۔ ایک رپورٹ میں اسے تخریب کاری اور دوسری رپورٹ میں 15 بوگیوں کی بریکیں فیل ہونا بتایا گیا ہے۔ اس پر انچارج وزیر چوہدری شجاعت حسین نے برہمی کا اظہار کیا ہے۔

○ کراچی میں بم کے ہولناک دھماکہ سے "روزنامہ قومی اخبار" اور آٹھ ملحقہ اداروں کے دفاتر تباہ ہو گئے۔ قریب و جوار میں واقع دیگر اخبارات کے دفاتر بھی لرز اٹھے۔ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ دھماکہ ٹائم بم سے کیا گیا۔ بم تاخیر سے پھٹتا تو کئی جانیں تلف ہو جاتیں۔ ایک کروڑ سے زائد کا نقصان ہوا۔ حکومت نے تین روز قبل حفاظتی گارڈ واپس بلا لی تھی۔ دھماکہ صبح 5 بجکر 53 منٹ پر ہوا۔ جب دفاتر بند تھے۔

○ انٹیلی جنس بیورو نے سپریم کورٹ سے استدعا کی ہے کہ ٹیلیفون ٹیپ کرنے کی خفیہ دستاویز وکیل کو نہ دکھائی جائے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ محکمہ اپنے استحقاق کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان خفیہ دستاویزات کو عام نہیں کیا جا سکتا۔

○ ہائی کورٹ نے نااہلی کے ریفرنس کی سماعت کے دوران سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کو تا اطلاع ثانی گرفتار نہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ لاہور میں سبزی منڈی برانچ میں بینک سے 9 ڈاکوؤں نے 30 لاکھ روپے لوٹ لئے۔ ڈاکوؤں کی تعداد 9 تھی ان میں ایک نو سالہ بچہ بھی تھا۔ وہ سب پشتو بول رہے تھے۔

○ وزیر اعظم وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہمراہ اچانک ایل ڈی اے کے آفس پہنچ گئے اور ہنگامی طور پر لاہور شہر کی حالت بہتر بنانے کی ہدایت کی۔

○ ریلوے کے بعض سنگین حادثات کے باوجود ملک بھر میں نصب ریلوے کے مائیکرو ویو نیٹ ورک کو موثر نہیں بنایا گیا۔ یہ نظام موثر ہوتا تو ڈرائیور اور گارڈ براہ راست ریلوے اسٹیشنوں اور مرکزی کنٹرول روم سے رابطہ رکھ سکتے تھے۔ اور اس طرح مخالف سمت سے آنے والی ٹرینیں روک لی جاتیں۔ کروڑوں روپے کی لاگت سے قائم ہونے والا یہ جدید نظام ابھی تک استعمال میں نہیں لایا جا سکا۔ قوم کا قیمتی سرمایہ ضائع ہو کر رہ گیا ہے۔

○ وزیر داخلہ و ریلوے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ریلوے حکام کو غفلت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ حادثہ کے ذمہ دار بچ نہیں سکیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق نے کہا ہے کہ ریلوے کے اس المناک حادثے پر کون استعفیٰ دے گا؟ حکومت یا ریلوے انتظامیہ؟

○ لاہور میں بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی خزانہ لوٹنے والوں کو مثالی سزائیں ملنی چاہئیں۔ بدعنوان افسروں، ناقص تعمیرات کے ذمہ دار ٹھیکیداروں اور ریٹائرڈ یا ٹرانسفر ہو جانے والوں سے بھی سرکاری رقوم بازیاب کروائی جائیں گی۔

○ ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل 22 مارچ کو پاکستان آئیں گے۔

○ وفاقی وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ قرضوں کی قسط بروقت ادا نہ کی گئی تو ملک کے دیوالیہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ایک غیر ملکی جریدے نے لکھا ہے کہ نواز شریف حکومت نے آئی ایم ایف سے معاملات نبٹا لئے تو 5۔ ارب ڈالر کے قرضے آسان شرائط پر حاصل کر سکیں گے وزیر تجارت نے پریس کانفرنس میں کہا کہ بے نظیر بھٹو کی تھرمل پالیسی بالکل غلط تھی۔ اب تھرمل کی بجائے ہائیڈل پاور

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-5 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

جدید اور روایتی زیورات
میاں انوار گولڈ سمتھ
نیو الائیڈ بینک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

• انتہائی کم قیمت پر جاپانی کپڑا کی ٹاپ کوالٹی ہر کلر میں
• جدید ڈیزائنوں میں تیار کوٹ اور برقعے نیز جاپانی سوٹ بھی ہر کلر میں دستیاب ہیں
محمد اشرف ٹیلرز
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211365
رہائش: 211368

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508